سورة البقرة

آيات ٣٩ - ٣٠

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا
مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ
لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ
عَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا
سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ
یٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْۤ
اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰی وَاسْتَكْبَرَ ۫ۗ
وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۴﴾ وَقُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا
مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا ۖ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
﴿۳۵﴾ فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِیْهِ ۖ

وَقُلۡنَا اهۡبِطُوۡا بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ مُسۡتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ
اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۳۶﴾ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيۡهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ
الرَّحِيۡمُ ﴿۳۷﴾ قُلۡنَا اهۡبِطُوۡا مِنۡهَا جَمِيۡعًا ۚ فَاِمَّا يَاۡتِيَنَّكُمۡ مِّنِّىۡ هُدًى فَمَنۡ
تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَكَذَّبُوۡا
بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۳۹﴾ ع

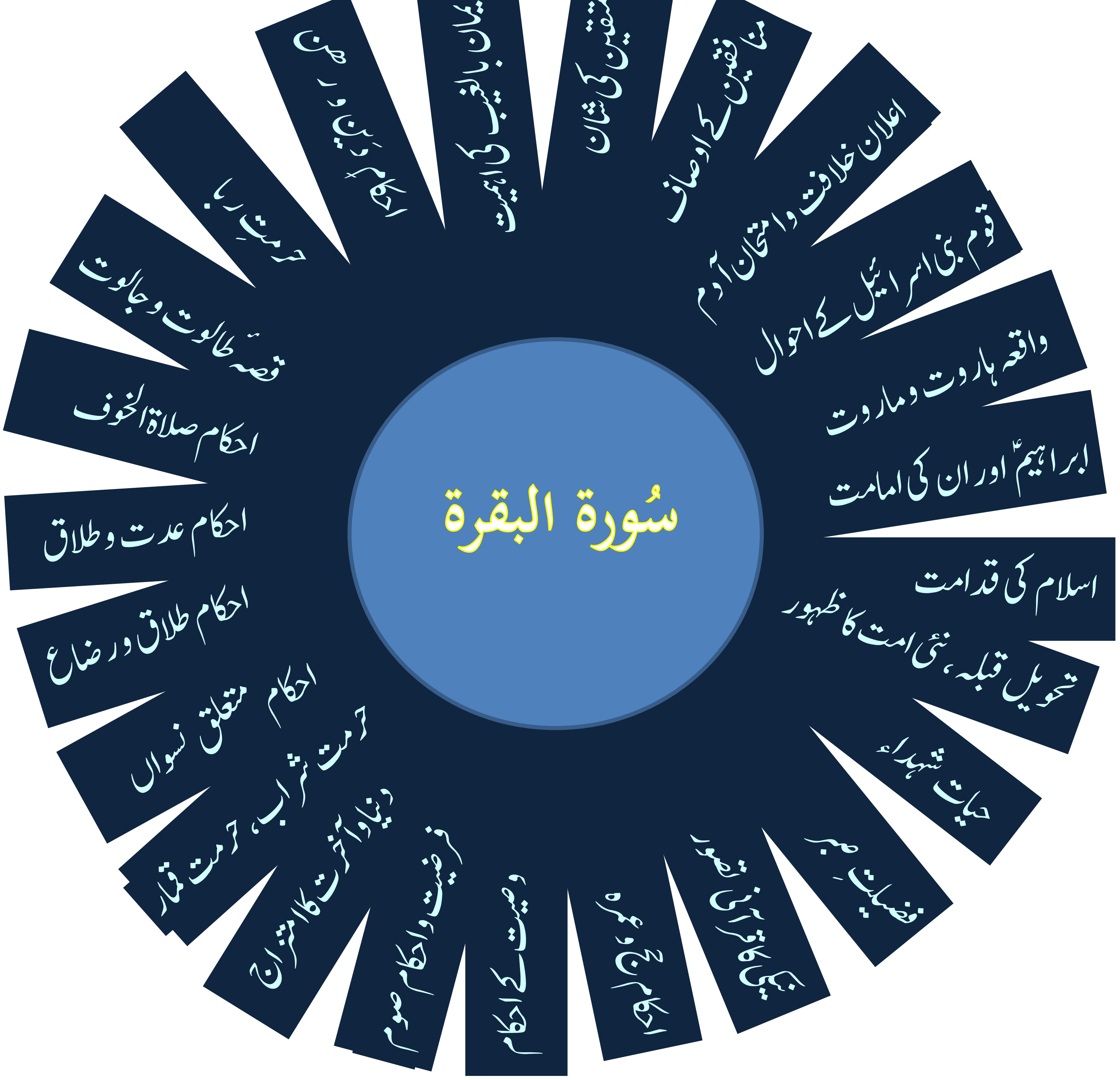

سُورة البقرة
متقین کی شان
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیت اللہ کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمت ربا
احکام دین و رھن
ایمان بالغیب کی اہمیت

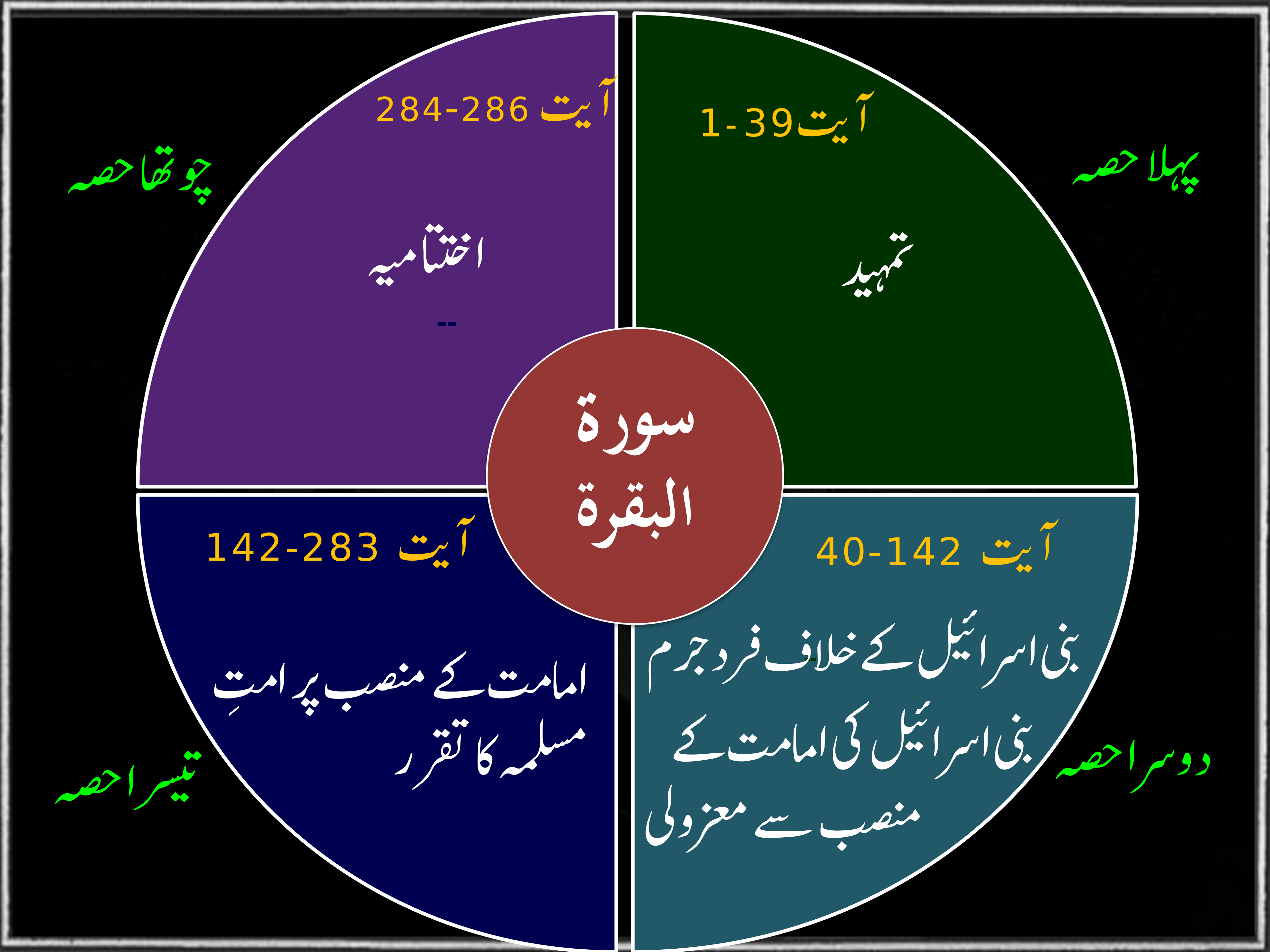
سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فرد جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

سورة البقرة
پہلا تمہیدی حصہ

آیات ۱-۲۰
تین انسانی گروہوں کی صفات

مومنین کی صفات (۱-۵)

کفار کی صفات (۶-۷)

منافقین کی صفات (۸-۲۰)

آیات ۲۱- ۲۹
تمام انسانوں کو توحید اور قرآن پر ایمان کی دعوت

پہلے گروہ میں شامل ہونے کی دعوت

آیات ۳۰- ۳۹
انسان کا منصب خلافت

منصبِ خلافت (۳۰)

تاریخِ خلافت، انسانی صلاحیت ۳۰-۳۳

ابلیس کا کردار (۳۴)

آدم کی توبہ (۳۵-۳۷)

قانون ہدایت وجزاء وسزا (۳۵-۳۷)

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ - اور جب کہا تمہارے رب نے

لِلْمَلٰٓئِكَةِ - فرشتوں سے

اِنِّیْ جَاعِلٌ - بے شک میں بنانے والا ہوں

جَعَلَ یَجْعَلُ ، جَعْلاً - بنانا

فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً - زمین میں ایک نائب (خلیفہ)

خَلِیفه : کسی دوسرے کی جگہ کام کرنے والا

قَالُوْٓا - انہوں نے کہا

اَتَجْعَلُ فِیْهَا - کیا تو بناتا ہے اس میں

مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا - اس کو جو فساد کرے گا اس میں

وَيَسۡفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحۡنُ نُسَبِّحُ بِحَمۡدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّىۡۤ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۰﴾

وَيَسۡفِكُ الدِّمَآءَ - اور بہائے گا خون

دِمَا، دَم - کی جمع (خون)

سَفَكَ يَسْفِكُ ، سَفْكًا - بہانا (خون یا آنسو)

اردو میں - سفّاک

وَنَحۡنُ نُسَبِّحُ - اور ہم تسبیح کرتے ہیں

سَبَّحَ - تسبیح (پاکی بیان) کرنا، ہر طرح کے عیوب سے پاکی

بِحَمۡدِكَ - تیری حمد کے ساتھ

حمد۔ تعریف، تمام خوبیوں کے ساتھ

وَنُقَدِّسُ لَكَ - اور ہم پاکیزگی بیان کرتے ہیں تیری

قَدَّسَ يُقَدِّسُ ، تَقْدِيسًا (II)

تقدیس - پاکی بیان کرنا

تمام محاسن اور خوبیوں کیساتھ

قَالَ اِنِّىۡۤ اَعۡلَمُ - اس نے کہا بیشک میں جانتا ہوں

مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ - جو تم نہیں جانتے

وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ
یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْٓ
اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۳۰

اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ "میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں" انہوں نے عرض کیا: "کیا آپ زمین میں کسی ایسے کو مقرر کرنے والے ہیں، جو اس کے انتظام کو بگاڑ دے گا اور خونریزیاں کرے گا آپ کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح اور آپ کے لیے تقدیس تو ہم کر ہی رہے ہیں" فرمایا: "میں جانتا ہوں جو کچھ تم نہیں جانتے

Behold, thy Lord said to the angels: "I will create a vicegerent on earth." They said: "Wilt Thou place therein one who will make mischief therein and shed blood?- whilst we do celebrate Thy praises and glorify Thy holy (name)?" He said: "I know what ye know not."

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمۡ عَلَى الۡمَلٰٓـئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنۡۢبِـُٔوۡنِىۡ بِاَسۡمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝٣١

وَعَلَّمَ اٰدَمَ - اور اس نے تعلیم دی آدم کو

الۡاَسۡمَآءَ كُلَّهَا - تمام چیزوں کے نام کی

ثُمَّ عَرَضَهُمۡ - پھر اس نے پیش کیا ان کو

عَلَى الۡمَلٰٓـئِكَةِ - فرشتوں پر

فَقَالَ اَنۡۢبِـُٔوۡنِىۡ - تو کہا تم بتاؤ مجھے

بِاَسۡمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ - ان چیزوں کے نام

اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ - اگر تم سچے ہو

أنْبَأَ يُنْبِئُ ، إنبَاءً - آگاہ کرنا، خبر دینا (IV)

هٰٓؤُلَاءِ : (هَاءِ + أُوْلَاءِ)

هٰٓؤُلَاءِ - اسم اشارہ جمع کے لیے

plural demonstrative pronoun

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمۡ عَلَى الۡمَلٰٓٮِٕكَةِ ۙ فَقَالَ
اَنۡۢبِـُٔوۡنِىۡ بِاَسۡمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۱﴾

اس کے بعد اللہ نے آدمؑ کو ساری چیزوں کے نام سکھائے، پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا "اگر تمہارا خیال صحیح ہے (کہ کسی خلیفہ کے تقرر سے انتظام بگڑ جائے گا) تو ذرا ان چیزوں کے نام بتاؤ

And He taught Adam the names of all things; then He placed them before the angels, and said: "Tell me the names of these if ye are right."

محمد اقبال

قَالُوۡا سُبۡحٰنَكَ لَا عِلۡمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۳۲﴾

قَالُوۡا - انہوں نے کہا

سُبۡحٰنَكَ - آپ پاک ہیں

لَا عِلۡمَ لَنَاۤ - نہیں کوئی علم ہمیں

اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا - سوائے اس کے جو

اِنَّكَ اَنۡتَ - بیشک تو ہی ہے

الۡعَلِيۡمُ - حقیقی جاننے والا

الۡحَكِيۡمُ - دانا

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ
الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾

انہوں نے عرض کیا: "نقص سے پاک تو آپ ہی کی ذات ہے، ہم
تو بس اتنا ہی علم رکھتے ہیں، جتنا آپ نے ہم کو دے دیا ہے حقیقت
میں سب کچھ جاننے اور سمجھنے والا آپ کے سوا کوئی نہیں

They said: "Glory to Thee, of knowledge We have none, save what Thou Hast taught us: In truth it is Thou Who art perfect in knowledge and wisdom."

قَالُوۡا سُبۡحٰنَكَ لَا عِلۡمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۳۲﴾

- ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر فرشتے اور فرشتوں کی ہر صنف کا علم صرف اسی شعبے تک محدود ہے جس سے اس کا تعلق ہے۔ مثلاً ہوا کے انتظام سے جو فرشتے متعلق ہیں، وہ ہوا کے متعلق سب کچھ جانتے ہیں، مگر پانی کے متعلق کچھ نہیں جانتے
- یہی حال دوسرے شعبوں کے فرشتوں کا ہے۔ انسان کو ان کے بر عکس جامع علم دیا گیا ہے۔ ایک ایک شعبے کے متعلق چاہے وہ اس شعبے کے فرشتوں سے کم جانتا ہو، مگر مجموعی حیثیت سے جو جامعیّت انسان کے علم کو بخشی گئی ہے، وہ فرشتوں کو میسّر نہیں ہے۔
- اللہ کی ذات کل کے کل علم کی مالک ہے اور اس کی حکمت بھی کامل ہے۔ مخلوق میں سے ہر ایک کا علم ناقص ہے

قَالَ يَآ اٰدَمُ اَنۢبِئۡهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ۚ فَلَمَّآ اَنۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ۙ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ

قَالَ يَآ اٰدَمُ - اس نے کہا اے آدم

اَنۢبِئۡهُمۡ - انہیں بتادے

بِاَسۡمَآئِهِمۡ - ان کے نام

فَلَمَّآ - پھر جب

اَنۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ - اس نے انہیں بتائے ان کے نام

قَالَ اَلَمۡ - اس نے کہا، کیا نہیں

اَقُلۡ لَّكُمۡ میں نے کہا تھا تم کو

اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ غَیۡبَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۙ وَ اَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَ مَا کُنۡتُمۡ تَکۡتُمُوۡنَ ﴿۳۳﴾

اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ - کہ میں جانتا ہوں

غَیۡبَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ - زمین اور آسمانوں کے غیب کو

وَ اَعۡلَمُ - اور جانتا ہوں

مَا تُبۡدُوۡنَ - وہ جو تم ظاہر کرتے ہو (ب د و)

أَبْدَى يُبْدِي ، إبْدَاءً (IV)
ظاہر کرنا ، نمایاں کرنا

اردو میں : (مبتدی، ابتداء، مبداء، بدایت)

وَ مَا - اور اس کو جو

کُنۡتُمۡ تَکۡتُمُوۡنَ - تم چھپاتے ہو (ك ت م)

كَتَمَ يَكتُمُ ، كَتْمًا وكِتْمانًا چھپانا

قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنۡۢبِئۡهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ‌ۚ فَلَمَّاۤ اَنۡۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ۙ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّـكُمۡ
اِنِّىۡٓ اَعۡلَمُ غَيۡبَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِۙ وَاَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَمَا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ

پھر اللہ نے آدمؑ سے کہا: "تم اِنہیں اِن چیزوں کے نام بتاؤ" جب اس نے
ان کو اُن سب کے نام بتا دیے، تو اللہ نے فرمایا: "میں نے تم سے کہا نہ تھا
کہ میں آسمانوں اور زمین کی وہ ساری حقیقتیں جانتا ہوں جو تم سے مخفی ہیں،
جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو، وہ بھی مجھے معلوم ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو،
اسے بھی میں جانتا ہوں

He said: "O Adam! Tell them their names." When he had told them, Allah said: "Did I not tell you that I know the secrets of heaven and earth, and I know what ye reveal and what ye conceal?"

محمد اقبال

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ٭ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ - اور جب ہم نے کہا فرشتوں سے

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ - سجدہ کرو آدم کو

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ - تو ان لوگوں سجدہ کیا سوائے ابلیس کے

اَبٰى - اس نے انکار کیا

(أ ب ي) أَبَى يَأْبَى ، إباءً - انکار کرنا، رد کرنا

وَاسْتَكْبَرَ - اور تکبر کیا

(ك ب ر) اِستَكبَرَ يَسْتَكْبِرُ ، اِسْتَكْبَارًا (x)

بڑا خیال کرنا، غرور کرنا، تکبر کرنا

وَكَانَ - اور ہو گیا

مِنَ الْكٰفِرِيْنَ - انکار کرنے والوں میں سے

وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓـئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَؕ اَبٰى وَ
اسۡتَكۡبَرَ ۖ وَكَانَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۳۴﴾

پھر جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کے آگے جھک جاؤ، تو سب
جھک گئے، مگر ابلیس نے انکار کیا وہ اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں پڑ گیا
اور نافرمانوں میں شامل ہو گیا

And behold, We said to the angels: "Bow down to Adam" and they bowed down. Not so Iblis: he refused and was haughty: He was of those who reject Faith.

محمد اقبال

وَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠

وَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ - اور ہم نے کہا اے آدم

اسْكُنْ - سکونت اختیار کرو

اَنْتَ وَزَوْجُكَ - تم اور تمہاری زوجہ

الْجَنَّةَ - اس جنت میں

وَكُلَا مِنْهَا - اور تم دونوں کھاؤ اس میں سے

رَغَدًا - جی بھر کے

رَغِدَ یَرغَدُ ، رَغَدًا - آسائش میں ہونا، بافراط کھانا

حَيْثُ شِئْتُمَا - جہاں سے تم دونوں چاہو

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾

وَلَا - اور نہ

تَقْرَبَا - تم (دونوں) قریب جانا

هٰذِهِ الشَّجَرَةَ - اس درخت کے

فَتَكُونَا - ورنہ تم دونوں ہو جاؤ گے

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ - ظلم کرنے والوں میں سے

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ
شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾

پھر ہم نے آدمؑ سے کہا کہ "تم اور تمہاری بیوی، دونوں جنت میں رہو اور یہاں بفراغت جو چاہو کھاؤ، مگر اس درخت کا رُخ نہ کرنا، ورنہ ظالموں میں شمار ہوگے

We said: "O Adam! dwell thou and thy wife in the Garden; and eat of the bountiful things therein as (where and when) ye will; but approach not this tree, or ye run into harm and transgression."

محمد اقبال

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا

فَاَزَلَّهُمَا - تو پھسلا دیا ان دونوں کو (ز ل ل)

أزلَّ يُزِلُّ ، اِزْلَالاً - ورغلانا، پھسلانا (IV)

الشَّيْطٰنُ عَنْهَا - شیطان نے اس سے

فَاَخْرَجَهُمَا - پھر انہیں نکلوا دیا

مِمَّا كَانَا فِيْهِ - اس سے وہ تھے جس میں

وَقُلْنَا - اور ہم نے کہا

اهْبِطُوْا - تم اتر جاؤ (ھ ب ط)

هَبَطَ يَهبِطُ ، هُبوطًا - نیچے اترنا، بلندی سے گرنا

اردو میں - ہبوطِ آدم

بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ مُسۡتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۳۶﴾

بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ - تم ایک دوسرے کے

عَدُوٌّ - دشمن (رہو گے)

وَلَكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ - اور تمہارے لیے زمین میں ہے

مُسۡتَقَرٌّ - ایک ٹھکانہ

وَّ مَتَاعٌ - اور برتنے کا کچھ سامان

اِلٰى حِيۡنٍ - ایک وقت تک

حِيۡنٍ - مقررہ وقت

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾

آخر کار شیطان نے ان دونوں کو اس درخت کی ترغیب دے کر ہمارے حکم کی
پیروی سے ہٹا دیا اور انہیں اُس حالت سے نکلوا کر چھوڑا، جس میں وہ تھے ہم
نے حکم دیا کہ، "اب تم سب یہاں سے اتر جاؤ، تم ایک دوسرے کے دشمن ہو
اور تمہیں ایک خاص وقت تک زمین ٹھیرنا اور وہیں گزر بسر کرنا ہے

But Satan caused them to deflect therefrom and expelled them from the (happy) state in which they were; and We said: Fall down, one of you a foe unto the other! There shall be for you on earth a habitation and provision for a time.

فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیۡہِ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ﴿۳۷﴾

تَلَقّٰی یَتَلَقّٰی ، تلقّیًا (٧)
حاصل کرنا، سیکھنا، پانا

(ل ق ي)

فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ - تو سیکھ لیے آدم نے

مِنۡ رَّبِّہٖ - اپنے رب سے

کَلِمٰتٍ - کچھ کلمے

تاب - توبہ کرنا/ توبہ قبول کرنا (دونوں معنی میں)

فَتَابَ عَلَیۡہِ - تو اس نے توبہ قبول کی ان کی

اِنَّہٗ ہُوَ - یقیناً وہ ہی

التَّوَّابُ - بہت توبہ قبول کرنے والا

تَوَّاب - مبالغے کا صیغہ

الرَّحِیۡمُ - بہت رحم کرنے والا ہے

رَحِیْم - مبالغے کا صیغہ

فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيۡهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ
الرَّحِيۡمُ ﴿۳۷﴾

اس وقت آدمؑ نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ کر توبہ کی، جس
کو اس کے رب نے قبول کرلیا، کیونکہ وہ بڑا معاف کرنے والا اور
رحم فرمانے والا ہے

Then learnt Adam from his Lord words of inspiration, and his Lord Turned towards him; for He is Oft-Returning, Most Merciful.

محمد اقبال

فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيۡهِ‌ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۳۷﴾

- قرآن اس نظریّے کی تردید کرتا ہے کہ گناہ کے نتائج لازمی ہیں، اور وہ بہر حال انسان کو بھگتنے ہی ہوں گے

- یہ انسان کے اپنے خود ساختہ گمراہ کُن نظریّات میں سے ایک بڑا گمراہ کُن نظریہ ہے

- جو شخص ایک مرتبہ گناہ گارانہ زندگی میں مبتلا ہو گیا، اس کو یہ نظریّہ ہمیشہ کے لیے مایوس کر دیتا ہے اور اگر اپنی غلطی پر متنبّہ ہونے کے بعد وہ سابق کی تلافی اور آئندہ کے لیے اصلاح کرنا چاہے، تو یہ اس سے کہتا ہے کہ تیرے بچنے کی اب کوئی اُمید نہیں، جو کچھ تو کر چکا ہے اس کے نتائج بہر حال تیری جان کے لاگو ہی رہیں گے۔

- قرآن اس کے برعکس یہ بتاتا ہے کہ بھلائی کی جزا اور برائی کی سزا دینا بالکل اللہ کے اختیار میں ہے۔ تمھیں جس بھلائی پر انعام ملتا ہے وہ تمہاری بھلائی کا طبیعی نتیجہ نہیں ہے کہ لازماً مترتب ہو کر ہی رہے، بلکہ اللہ پورا اختیار رکھتا ہے کہ چاہے معاف کر دے اور چاہے سزا دے دے۔

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾

قُلْنَا اهْبِطُوْا - ہم نے کہا تم اتر جاؤ

مِنْهَا جَمِيْعًا - اس سے سب کے سب

فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ - پھر جب بھی آئے تمہارے پاس

مِّنِّىْ هُدًى - مجھ سے کوئی ہدایت

فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ - پھر جس نے پیروی کی میری ہدایت کی

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ - تو کوئی خوف نہیں ان پر

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ - اور نہ ہی وہ غمگیں ہوں گے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۤىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٩﴾

وَالَّذِيْنَ - اور جن لوگوں نے

كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا - انکار کیا اور جھٹلایا

بِاٰيٰتِنَآ - ہماری آیات کو

اُولٰۤىِٕكَ - تو وہ لوگ

اَصْحٰبُ النَّارِ - آگ والے ہیں

هُمْ فِيْهَا - وہ اس میں

خٰلِدُوْنَ - ہمیشہ رہنے والے ہیں

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٩﴾ ع

ہم نے کہا کہ، "تم سب یہاں سے اتر جاؤ پھر جو میری طرف سے کوئی ہدایت تمہارے
پاس پہنچے، تو جو لوگ میری ہدایت کی پیروی کریں گے، ان کے لیے کسی خوف اور
رنج کا موقع نہ ہوگا - اور جو اس کو قبول کرنے سے انکار کریں گے اور ہماری آیات کو
جھٹلائیں گے، وہ آگ میں جانے والے لوگ ہیں، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے

We said: "Get ye down all from here; and if, as is sure, there comes to you Guidance from me, whosoever follows My guidance, on them shall be no fear, nor shall they grieve.
"But those who reject Faith and belie Our Signs, they shall be companions of the Fire; they shall abide therein."

محمد اقبال

قصص القرآن

قرآن میں قصے کیوں؟

- قرآن کا ایک معتد بہ حصہ ــ قصوں اور واقعات سے متعلق
- قرآن تاریخ کی کتاب نہیں - پھر قصص بیان کرنے کا کیا مقصد ہے؟
  - قرآن ایک تربیت کنندہ اور ایک انسان ساز کتاب ہے
  - قصص کا بیان انسان کی تربیت اور اسکی کردار سازی کے ضمن میں
  - قرآنی قصوں میں تذکیر۔ عبرت اور نصیحت کا وافر سامان
  - انبیاء کے قصص میں موجود نصائح حقیقت میں زندگی کے لیئے بہترین زادِ راہ ہیں
  - یہ زادِ راہ آپ ﷺ اور دوسرے مومنوں کو ثابت قدم رکھنے کے لیئے
  - وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ اور ہم رسولوں کے حالات کی ایک ایک خبر آپ سے اس لیے بیان کرتے ہیں کہ اس کے ذریعہ آپ کے دل کو مضبوط کردیں (ہود: 120)

قصص القرآن کیسے موثر ہیں؟

- انسانی زندگی پر تاریخ کا اثر۔ واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے
- تاریخ ایک آئینہ -انسانی معاشروں اور قوموں کا ڈھانچہ منعکس کرتا ہے
- انسان اپنی آنکھوں سے تاریخ کے صفحات میں جھانک کر.....
  - قوموں کا اختلاف، انتشار اور سر کشی — شکست و ریخت اور تباہی
  - قوموں کا اتحاد و یگانگت، اللہ کی اطاعت — درخشاں کامیابی

- ایک سلیم الفطرت شخص۔ واقعات حادثات وسانحات پر غور کرتا ہے
- مثبت اور منفی پہلوؤں سے نتائج مرتب کرتا ہے

قصص القرآن کیسے موثر ہیں؟

- قرآن کریم نے انسانی ارتقاء وکامیابی اور فوز وسعادت کا مدار آخرت میں کامیابی اور فلاح کو ٹھہرایا ہے
- اس سعادت کے حصول کی ترغیب کے لیئے۔ قرآن نے تاریخ کے کامیاب اور ناکام انسانوں اور قوموں کے حقیقی واقعات کا آئینہ دکھایا
- انسانی زندگی کی کامیابی کے لیئے لامحدود رہنمائی، حکمت اور عبرت کا سامان۔
- ہر طرح کے انسانی کردار کی مثالیں اور واقعات اس کتاب میں موجود

قصص القرآن کیسے موثر ہیں؟

حضرت علیؓ کا اپنے فرزند حسنؓ کے نام تاریخی وصیت نامہ

" اے میرے بیٹے اگرچہ گزشتہ لوگوں کی عمر یکجا مجھے حاصل نہیں تاہم میں
نے ان کے اعمال دیکھے ہیں، ان کے واقعات میں غور و فکر کیا ہے اور ان کے
آثار کی سیر و سیاحت کی ہے اس طرح سے گویا میں ان میں سے ایک ہو گیا
ہوں، بلکہ اس بنا پر کہ میں نے ان کی تاریخ کے تجربات معلوم کئے ہیں تو گویا
میں نے ان کے اولین و آخرین کے ساتھ زندگی گذاری ہے "

قصص کے مختلف اجزاء مختلف مقامات پر کیوں ؟

قرآن کسی واقعے کا اتنا ہی حصہ بیان کرتا ہے جتنا بیان کیئے جانے والے مضمون سے متعلق ہے

یہی وجہ ہے کہ ایک قصہ مختلف مقامات پر کئی بار آیا ہے

یہ دنیاوی قصوں سے کس طرح مختلف ہیں ؟

- ان قصص کو الف لیلوی داستانوں سے کوئی نسبت نہیں
- یہ اعلیٰ مقام اور قدر و منزلت کے حامل
- محض داستانیں نہیں- تذکیر اور پند و نصائح کے خزینے ہیں
- ان میں کوئی افسانہ نگاری نہیں ، کوئی ملمہ سازی نہیں
- یہ واقعات خرافات ،ابہامات ،دروغ گوئیوں ، ثناخوانیوں ، تحریفوں اور مسخ شدہ پیوندوں سے پاک
- خیر و شر کی معرکہ آرائیوں کی بہترین عکاسی ہے
- خیر کے علمبرداروں کیلیئے موجبِ سکینت اور تسلی

قصص القرآن کی خصوصیات

- قرآن کو عام فہم بنانے میں قصص کا ایک اہم کردار
- ہر طبقے، ہر مکتبۂ فکر اور ہر ذہنی سطح کے افراد کے لیئے قابلِ فہم
- کاروانِ دعوت و عزیمت کے واقعات حکیمانہ پیرائے میں
- ایمان کی تازگی اور بڑھوتری کا سامان
- بنیادی عنصر - دعوت، تذکیر، عبرت، نصیحت، اور اعلیٰ اخلاقی اقدار - مجموعی طور پر مطلوبہ انسانی کردار کی تعمیر

قصہ آدم وابلیس

قصہ آدم وابلیس

- **موقع و محل-** پچھلے رکوع میں بندگیٔ رب کی دعوت اس بنیاد پر کہ وہ تمہارا خالق ہے، پروردگار ہے، تمہاری زندگی اور موت کا مالک ہے لہٰذا اسی ہی کی بندگی کرو
- وہی دعوت، دوسرے اسلوب میں - اس دنیا میں تم کو خدا نے اپنا خلیفہ بنایا ہے، خلیفہ ہونے کی حیثیت سے تمہارا فرض صرف اتنا ہی نہیں ہے کہ اس کی بندگی کرو، بلکہ یہ بھی ہے کہ اس کی بھیجی ہوئی ہدایت کے مطابق کام کرو، اور زمین پر اس کی بندگی کو نافذ کردو۔
- اس سلسلے میں انسان کی حقیقت اور کائنات میں اس کی حیثیت ٹھیک بیان کردی گئی ہے اور نوع انسانی کی تاریخ کا وہ باب پیش کیا گیا ہے جس کے معلوم ہونے کا کوئی دوسرا ذریعہ انسان کو میسر نہیں ہے
- یہاں (مدنی سورت) میں یہ قصہ سنانے کا ایک مقصد یہ بھی کہ یہود اور مشرکین کا آپ ﷺ کی دعوت کا انکار کرنا کسی عقلی اور اخلاقی بنیاد پر نہیں بلکہ اس حسد کی بنیاد پر ہے جو انہیں بنی اسماعیل اور آپ ؐ کی نبوت سے ہے ہوں وہ ابلیس کی پیروی کر رہے ہیں

قصہ آدم وابلیس

- یہ قصہ قرآن میں مختلف مقامات پر ۷ مرتبہ۔ ٦ مرتبہ مکی قرآن میں،۱ مرتبہ مدنی میں
- یہاں یہ قصہ مدنی قرآن سے
- اس رکوع (قصے) میں ۵ مضامین

1. آدم اور اسکی ذریت کا اصل مقام اور مرتبہ - زمین میں اللہ تعالیٰ کا نائب/خلیفہ
2. اس خلافت کی بنیاد کیا ہے (علم)۔ یہ صرف اس مقام پہ مذکور ہے
3. تمام فرشتوں کو سجدے کا حکم
4. آدم و حوا کا جنت میں ایک آزمائشی قیام - A transient period
5. ابلیس کا آدم و حوا کو ورغلانا اور ہبوطِ آدم

قصہ آدم و ابلیس - اسباق

- اللہ کی نافرمانی - اس کی ناراضگی اور اس سے دوری کا باعث
- اللہ سے رجوع - (اسکی التفات کا باعث)
- حسد - (نیکیوں کو ضائع کر دیتا ہے)
- عاجزی اور تکبر - (آدم و ابلیس کے نمائندہ اوصاف)
- انسان کا مقصد اور مشن - (اللہ کا خلیفہ - اسکے بتائے راستے پر چلنا)
- شیطان کا مشن - (انسان کو اپنی منزل سے بھٹکانا اور جنت سے دور کرنا)
- شیطانی حربہ - برائی کی ترغیب (برائی کو اختیار کرنا اسکا اپنا فعل)
- شیطان اور انسان کا باہمی تعلق ہمیشہ کی دشمنی کا ہے۔ لہٰذا شیطان کسی بھلے روپ میں بھی ہو تو بھی وہ ہرگز ہرگز انسان کا دوست نہیں ہو سکتا۔
- اس دنیا میں انسان کو درپیش آزمائش کی راہ کھوٹی کرنے کے لیے شیطان ہمیشہ انانیت اور جنس کے راستے سے حملہ آور ہوتا ہے

قصہ آدم وابلیس - اسباق

- انسان میں نیکی اور بدی کا شعور ازل ہی سے موجود ہے
- انسان کا اصل شرف اس کا خدا پر اعتماد اور خدا کے پیغمبروں کی ہدایت پر غیر متزلزل یقین ہے۔ اسے اپنی اس متاع عزیز کی ہر حال میں حفاظت کرنی چاہیے

قصہ آدم و ابلیس کی غلط فہمیاں

- ابلیس بھی فرشتوں میں سے

قرآن میں دوسرے مقام پر اس کی وضاحت - كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ ، وہ جنوں میں سے تھا اور اپنے رب کے حکم سے نکل بھاگا

- شیطان نے حضرت حوّا کو ورغلایا ۔ اس غلط فہمی کی بنیاد بائبل کے بیان کی وجہ سے، لیکن قرآن کی رو سے شیطان نے دونوں کو ورغلایا - فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا

- آدم و حوّا کو بطور سزا جنت سے نکالا گیا اور زمین پر بھیجا گیا، قرآن کے بیان سے یہ واضح کہ زمین پر انسان کا بھیجا جانا اللہ کے بڑے پلان کا حصہ - وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ

- فرشتوں کا اعتراض - کہ خلیفہ فی الارض زمین مین فساد برپا کرے گا - یہ فرشتوں کا اعتراض نہیں تھا بلکہ استفہام تھا۔ وہ یہ سمجھنا چاہتے تھے کہ کائنات کے نظام میں کسی با اختیار مخلوق کی گنجائش کیسے ہو سکتی ہے، اور اگر ہو تو وہ حصہ انتظامی خرابی سے کیسے بچے گا